

عمل کی روح میں فحش لا

بصیرۃ السلف: حضرت مولانا شاہ محمد حسین پاپلہ ملک



۱۹۸۹ء میں ۲۵ نومبر کے درجہ کا اعلان کیا گیا۔ اسی وقت امیر ہوش میں آگئی۔ اور ایک دن بعد ہبھی کسی اس وجہ سے آج ہر ہفتے بھی سوچی کے روز کہا گیا۔ اتنا ہبھی تھا کہ ساتھ مجھ پر گویا طاری ہو گیا، اسے لوگ بدنے لئے عجیب حال ہو گیا، اگر دناری کا ایک سماں بندھ دیا گیا۔

تو باکر سورہ فاتحہ کو اس پر تمکن کر دیا اسی وقت امیر ہوش میں آگئی۔ اور ایک دن بعد ہبھی گیا۔ اور اس طرح ملے پڑنے لگا گویا کہ اس کو کوئی مرض ہی لامی نہ ہوا تھا۔ پھر شرط کے مطابق ان کو بھیں جس سے کو خصت کیا۔

اب صحابہ کو امام میں اختلاف ہوا ان بھروسوں کا کہاں کیسا ہے؟ کسی نے کہا کہ ان کو اپس میں تقسیم کو بیان کیا مگر جنہوں نے دم کیا تھا، ملے پہنچنے کے بعد ان کو اس وقت تک تقسیم نہ کرو جب تک ہم لوگ حضور اقدس ﷺ کے تقدیر میں سخن کر کو اس واقعہ کا ذکر نہ کریں۔ پھر ہم انتظار کریں کہ آپ ہمیں اس بارے میں کیا حکم داتے ہیں؟ یہ طے کرنے کے بعد، جب حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سخن کر کو اس واقعہ کا ذکر کیا، تو آئئے مسکرا کر فرمایا کہ تم کو کسی معلوم ہو گیا کہ سورہ فاتحہ اس زہر کا منتسب ہے، پھر ارشاد فرمایا کہ تم فی شبک کیا۔ اس کو تقسیم کردا دیکھنے سے میرا بھی حصہ رکھا۔

مجت کے بیان پر ایک دن بھی ایک دن

فہمان سرکار یاد آ رہے ہیں

وہ اعوان و انصار یاد آ رہے ہیں

جو چون دھرا جانتے ہیں ہیں تھے

خدا کے وفادار یاد کرے ہیں

جو پڑے تھے ہم دم شر اپ بھت

دہی گھو کو سکواریا دیتے ہیں

سمیر ہے جس سے ایک دل

دہ اخلاق دکردار یاد کرے ہیں

قدام سے راضی ہو راضی خدا سے

کہ ہمارا رب اشتبہ۔ پھر اس پر سستیم

ہے۔ ان لوگوں پر فرشتے اتریں گے اور

ہمیں گے کہ تم نہ اذیت کرو اور شرخ

کرو، اور تم جنت کے ملنے پر خوش رہو

حس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

صحابہ کرام کی تاریخ اٹھا کر پڑھئے

تو ان کی استقامت کا حال معلوم ہو کے

انگلکاروں پر ٹھانے جاتے تھے میں کہتے ہیں

چھوٹے جھوٹے جاتے تھے میں کہتے ہیں

اچھا ہدی کی صدائکا تھے۔ اس نے پر

چھوٹے جھوٹے جاتے تھے میں کہتے ہیں

اچھا ہدی کی صدائکا تھے۔ اس نے پر

چھوٹے جھوٹے جاتے تھے میں کہتے ہیں

اچھا ہدی کی صدائکا تھے۔ اس نے پر

چھوٹے جھوٹے جاتے تھے میں کہتے ہیں

اچھا ہدی کی صدائکا تھے۔ اس نے پر

چھوٹے جھوٹے جاتے تھے میں کہتے ہیں

اچھا ہدی کی صدائکا تھے۔ اس نے پر

چھوٹے جھوٹے جاتے تھے میں کہتے ہیں

اچھا ہدی کی صدائکا تھے۔ اس نے پر

چھوٹے جھوٹے جاتے تھے میں کہتے ہیں

اچھا ہدی کی صدائکا تھے۔ اس نے پر

چھوٹے جھوٹے جاتے تھے میں کہتے ہیں

ان الذين قالوا ربنا اللہ

شرعاً استقاموا سلسلہ علم

الملائكة ان لامتحافوا ولا

تحزنو وا بشروا بالجنة

التي كتم قواعدونه

يعني جن لوگوں نے اقرار کیا

کہ ہمارا رب اشتبہ۔ پھر اس پر سستیم

ہے۔ ان لوگوں پر فرشتے اتریں گے اور شرخ

کرو، اور تم جنت کے ملنے پر خوش رہو

حس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

صحابہ کرام کی تاریخ اٹھا کر پڑھئے

ایک دفعہ صحابہ کرام میں کیا ایک

جماعت جو نیس نزپر مشتمل تھی سفر میں

پتھر کھکھ جاتے تھے، میں کہتے ہیں

چھوٹے جھوٹے جاتے تھے۔ میں کہتے ہیں

اچھا ہدی کی صدائکا تھے۔ اس نے پر

چھوٹے جھوٹے جاتے تھے۔ میں کہتے ہیں

کاس قبید کے سردار کو چھوپیا سانپے

ڈسیلا۔ بہت سے اطباء علاج کیلئے

ثابت قدم اور اڈیں ہے۔ حق کی اپنی

جان پاپنام، اپنی عزت، اپنی اولاد،

ساری چیزوں کو انھوں نے دین مسلم

پر قربان کر دیا۔ عشق و محبت کا اتنی بیک

اور جان تشاری و فدائیت کا حقیقی نہوں

اگر کھپنا پو تو صحابہ کرام کو دیکھو کا خوب

نے جل استقامت بن کر سارے عالم کو

دکھایا۔ وائدہ نعمانی کی طرفے ان پر

بھی ایسے ایسے انعامات ہوئے کہ

دنیا ہی میں جنت کی خوشی میں ان کو

سماں لگی۔ اور رضاۓ اپنے ایسے ایسے

عنہم نے نازل ہوا۔ رضی اللہ

یعنی اشناد سواعنہ

وہ ادھ سے راضی ہے۔

صحابہ کرام سے متعلق اشتناق

نے میری زبان سے جلت پھوپھو کیا۔

بیش کرتا ہوں:

ب مجلس اولاد

شمس الحق ندوی
 محمود الازہر ندوی

خط و کتابت کا یہ

نیز تحریرتاء پوسٹ کرسٹ

نحوہ اسلام، لکھنؤ

انڈیا

زرقاون

سالانہ: پنجم ۳۵ روپے

ششماہی: پیس ۱۵ روپے

نیچے: ایک روپے ۵ پیسے

بیرون ملک

بھروسی ڈاک، جلد ۱: ۱۰ روپے

فضائل ڈاٹ

ایشیانی مالک: ۲۰ روپے

افغانی مالک: ۲۰ روپے

یورپ و امریکہ: ۲۰ روپے

نوٹ

ڈرافٹ سکریٹری بلنس صافت و

نشریات لکھنؤ کے نام سے بنائی اور

دفتر تحریرات کے پڑ پر روانہ فرمائی۔



اس دائرہ میں اگر سرخ انشان ہے تو اس مالک

کو آنکھوں کا زمانہ فرمایا گیا۔

اس کا آنکھ میں رہتا ہے جس کو

انہوں نے کہا کہ تو یہ ملے ہوں یہ

بھی مخفوف فرمائی ہے میں، انہوں

وہو کے پاس بہت سنبھل کر جانا

چاہیے۔ اور اپنے دل کو بدلتے

کرنے کے لئے یہاں پہنچا دیں۔

کوئی ملک میں اس کے بعد جانے

کرنے کے لئے اس کے بعد جانے

<p

تقریبیات کا صفو
کامعاشرہ مظہر ارشادی کا نام و مجموعہ

ہوتا ہے، حالانکہ ان کی زندگیوں کے
میں صفتہ ہوتا ہے۔ یورپ کے انتظامات
میں جن کے ذریعہ حقیقی صفات موحودہ
دشمنی معاشروں سے بڑھ جائیا
عیوب اور خرابیاں میں گل۔

وہاں مان باب پاپے لارکے کے کلمے
کے لائق تینے ہی اس کو علمی کریتے ہیں
یا کلمے پر سمجھو کر تینے ہیں، خواہ وہ کس

آئندوں سے اس طرح کی پایتے کے لئے
ہیکس وضع کرنی رہی ہیں جو ایسے کاموں
میں صفتہ ہوتا ہے۔ یورپ کے انتظامات
میں جن کے ذریعہ حقیقی صفات موحودہ
کی صورت میں مبتدا اول مصونی انتظام
کیا جاتا ہے۔ اور جب حقیقت نہ ہو قیمت
انتظام ایسا بھی سمافیت ہے۔

میں اسلام میں سبے ہڈی
اور سلوک بخیلہاں چڑھے سے ہوتا ہے اور
ہیکی انسانیت کی اعلیٰ قدر دل کے مطابق
پیر دل پر کھوئے ہونے کے بعد مان باب پاپے
برگشتہ ہو جاتے ہیں، اور ان کے حقوق
پدری کو تقریباً انہوں نے ہیں، اور ان کا
کہنا ہے ہوتا ہے کہ اپنی اپنی محنت اپنا پسنا
ہونے میں مبتدا ہے اور ہم و پھیلی مخفی
نظام بھی ہیں قائم کرتے ہیں، جس سے کمز
کمز اس کے نفعات سے درکار کے
بر سے نتائج ہوتی ہو رپکے اصحاب انتدار
دوسرے دوسری سے درکار ہوتے ہیں، لہذا
اس کے ضرر سے بچ جاتے ہیں۔ اور وہے
نہ خدا ہی ملا دھماں صنم
یہ انتظام کہ ہر وہ فوج کا رکھ دی جی کی طاقت
نہ اوہ کے ہمہ نہ ادھر کے ہوئے
سلماں کی نیادی معاشرہ کو کمزی کی طاقت
پائے اور اگر وہی طور پر دیکھے تو حکومت
کی اٹھ فرور کر دیا جائے۔

بندہ جو سیرا تھامہ مسجدوں گم ہوا
کب تک ہے گا عالم اسلام اٹک بار
کب تک ہے چمن کوئے گی بھیں بھار
دامان ہبڑے ہو کر رہا میرا تار تار
محفل کی جان جو تھا وہ مغل سے انہیگا
یعنی سکون جس کو کہیں دل سے انہیگا
جو مر گیا ہے اس کو نمودہ کہیں گے ہم
اک نزدیکی جات کا بادہ کہیں گے ہم
اس نے پیام امن جہاں کو دیا ہے کیا
اب تک اسی چراغ کی پھیلی ہیمارے کیا
د کام اپنا کے جہاں سے چلا گیا
ترے محبت با تھا کر کو دعا
کیا خوب آدمی خدا مخفیت کرے

بندہ جو سیرا تھامہ مسجدوں گم ہوا

کب تک ہے گا قلب حرمیں میرا بے قرار

کب تک ہے چمن کوئے گی بھیں بھار

دامان ہبڑے ہو کر رہا میرا تار تار

محفل کی جان جو تھا وہ مغل سے انہیگا

یعنی سکون جس کو کہیں دل سے انہیگا

جو مر گیا ہے اس کو نمودہ کہیں گے ہم

ہاں اس کو پیام امن جہاں کو دیا ہے کیا

اس نے پیام امن جہاں کو دیا ہے کیا

اب تک اسی چراغ کی پھیلی ہیمارے کیا

د کام اپنا کے جہاں سے چلا گیا

جو کچھ تھا ہوتے سلیعے سے وہ ہوا

ترے محبت با تھا کر کو دعا

کیا خوب آدمی خدا مخفیت کرے

بندہ جو سیرا تھامہ مسجدوں گم ہوا

اگر آپ حج بیت اللہ کیلے جائیں
بانی تین صورتیں ایسے تھیں مساجد اور

- ۱۔ آپ حج کی کیے کریں از حضرت مولانا نور مظفر نمانی
فیت بد ۱۹۷۰ء بید ۱۹۷۱ء
- ۲۔ آس ان حج پاکستانی قیمت ۱۹۷۱ء
از حضرت مولانا نور مظفر نمانی
- ۳۔ دریافت کی خاطری از مولانا ناظم حسین گیلانی
لیکن ۱۹۷۱ء میں غصہ ملکہ احمد بنیاد نیزیں
ہوتے اور ہم دنیادی اور اخروی دونوں
کو بخوبی ملکہ احمد بنیاد نیزیں
خوبیوں سے اڑاتے ہوئے

مکتبہ ارباب کا کورس لکھنؤ
تقریبی کیسے کریں؟

لکھنؤ کے معروف علمیات

شمامۃ العین، زعفانی حجا

مجموعہ دیواریہ

طاب فرمانیں

کارخانہ تحریر نیمان قمیڈیوں سے

بیویت ملذات اور نادان اعلان

لکھنؤ

مولانا عبد ابیار حکیم

اد کو حسی کا نہایت کیا دیکھ کو دیکھنے

کے متن اسی اور گلے ہیں اتنا

زیادہ اور اندھے ہوتے جاتے ہیں

شاید اسیلے کی عمل آزادی کے بعد

پھر پھر شیار، دیوانے این جاتے ہیں

آزاد معمول قتل و دراندھر را

ہشائی اور بیان کیا جاتے ہیں

ہشائی مطبوعہ سارے پرسن ملک گرد مخفیات

لے۔ ذہب اور سامس زیور عذان نسیخ

سنہا ہے۔ (تقریبی: آٹھویں)

منیر بلانے (تقریبی: صت پر)

منیر بلانے (تقریبی: آٹھویں)

منیر بلانے (تقریبی: آٹھ

مولانا عبد الباری صاحب

پاکستان فلسفی

خواجہ محمد صاحب (کریمی)

پہ مضمون تیرہ استادیں مولانا تحریر

فریستے ہیں :

مددوہ میں نہ صحتہ اسلام سید مسلمان

شودہ دلنشور پر بڑھا، باریں

نئے نظر سے دیپس بیدا ہو، بھی بیٹے

مسوس ہو کر مولانا مسکے جواب سے

ملکن ہوئے کیونکہ مسکے ساقیوں

ہوتے کوئی جواب نہ دے سکتے،

فلسفہ اسلام میں مولانا کام کا نتیجہ

انفرادی تیزیت رکھتا تھا، کام میں

فہمانی کے شعبہ فلسفہ میں دعویٰ پر دفعہ

کی جیتنے سے یا کام لیکے صدر شعبہ فلسفہ

پوچھ کی تعلیمی رخصت پر یہ دن ملکے ہوئے

تھے، اس نے ان کی تمام مقامی بھی مولانا

کے پیروکاری گئی، اور وہ طرح دو سال

گزر گئے اب مولانا کے استغلال کا آیا

اصول اسلام کا مستقل پر و فرسنہ نہیں بلکہ

کہ ہم ہر قنٹوں کو غصے پر رہتے، اور

لیکن اس طرح قوبہ اور دلپی سے منظہ

طالب علمی ہی کے زمانہ میں ان میں یہ تربیت

تھے کہ دروان پر کوئی ورش دینا ممکن نہ تھا

یعنی مولانا ہماری تشقیٰ اور طلب کو

فسوٹ، نفیات اور کلام کا راست مطابعہ

کر کے اسیں دستگاہ حاصل کی جائے، اسکے

گھنٹہ ختم ہوتے پہنچے پہنچے

لکھا دیتے یا کنکن یہ تو شکنی اسے

تفصیل کی پڑھ کا فنصہ ہوتے، گان

تو شکنی سے پوری تشقیٰ توہنی ہوتی تھا،

اس تاریخی تحقیق کی وجہ سے ہے،

لکھنؤ کے اس مقام میں تحریر فرماتے ہیں:

• فلسفہ کے پڑھنے والے میں ایسی تفریحیں رکھتے

/molana عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

تلاش اور جلوہ عرضی میں اپنی تفریحیں رکھتے

مولانا عبد الباری اپنی سرگردشت تیزی

تھے زمانہ میں اس مقام میں میرزا باجوہ

بھی جوہر قابل کی تلاش میں رہتا، اور جوہر کی

